

خلیفہ ثانی، عادل حکمران، فاتح روم و فارس، شہید محراب
امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ کی سیرت کے تابناک نقوش

سیرت رضی اللہ عنہ

جلد اول

تالیف: دکتور علی محمد محمد الصلابی

ترجمہ: مولانا ندیم شہباز

نظر ثانی: محمد نعمان فاروقی سوہدروی



مکتبہ دارالسلام، ۱۴۳۱ھ
فہرستہ مکتبہ الملك فهد الوطنية أثناء النشر
الصلابي، علي محمد علي
سيرة عمر / علي محمد علي الصلابي - الرياض، ۱۴۳۱ھ
۲ مج
ص: ۱۴۲۱ اسم

ردمک: ۰۰۵۵-۰۰۰۰-۶۰۳-۹۷۸ (مجموعہ)

۷-۰۵۶-۰۰۰۰-۶۰۳-۹۷۸ (جلد ۱)

(النص باللغة الأوردية)

۱- عمر بن الخطاب بن نفيل، ت ۲۳ ھ - ۲- التاريخ الإسلامي -
عصر صدر الاسلام أ.العنوان
ديوي ۲۳۹، ۹ ۱۴۳۱/۹۰۶۱

رقم الايداع: ۱۴۳۱/۹۰۶۱

ردمک: ۰۰۵۵-۰۰۰۰-۶۰۳-۹۷۸ (مجموعہ)

۷-۰۵۶-۰۰۰۰-۶۰۳-۹۷۸ (جلد ۱)

مضامین

- 22 ● عرض ناشر
- 26 ● مقدمہ

باب: 1

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قبل از اسلام، قبول اسلام اور ہجرت مدینہ

- 44 ● ابتدائی حالات
- 44 ◆ نام، نسب، کنیت اور القاب
- 44 ◆ ولادت اور شکل و شبہت
- 46 ◆ خاندان
- 49 ◆ جاہلی دور
- 56 ● قبول اسلام اور ہجرت
- 59 ◆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ
- 60 ◆ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کی استقامت
- 62 ◆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری
- 64 ◆ قبول اسلام اور مشکلات کا سامنا
- 67 ◆ مسلمان ہونے کا دن اور اس دن مسلمانوں کی تعداد

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ
کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت مہربان ہیں۔“
(الحجرات 29:49)

«إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ
مِنْ بَعْدِي..... وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.....»
”بلاشبہ مجھے علم نہیں کہ میں تمہارے درمیان مزید کتنی زندگی گزاروں
گا۔ تم ان دو ہستیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گی، پھر
آپ ﷺ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔“
(سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني 3/236,233)

68 ♦ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا اسلامی دعوت پر اثر

69 ♦ ہجرت مدینہ

باب: 2

بعد از ہجرت تا عہد خلافت
(اسلامی تعلیمات کے اثرات، مناقب اور خلافت صدیقی میں کردار)

78 • اسلامی تعلیمات کے اثرات

78 □ قرآن کریم سے تعلق

78 ♦ قرآنی عقائد کی عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی پر اثر آفرینی

89 ♦ قرآن کریم سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت

90 • * مقام ابراہیم، پردہ اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے بارے میں.....

91 * منافقین کا جنازہ نہ پڑھنے میں موافقت

92 * بدر کے قیدیوں کے بارے میں موافقت

94 * مسئلہ استیذان میں موافقت

94 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور شراب کی حرمت

96 ♦ اسباب نزول سے بھرپور واقفیت

98 ♦ رسول اللہ ﷺ سے بعض آیات کی تفہیم

100 ♦ بعض آیات کی تفسیر اور بعض کی حاشیہ آرائی

104 □ رسول اللہ ﷺ کی مصاحبت

112 ♦ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کے میدانوں میں

112 * غزوہ بدر

117 * غزوہ احد

119 * غزوہ بنو مصطلق

120 * غزوہ خندق

121 * صلح حدیبیہ

125 * غزوہ ہوازن

126 * غزوہ خیبر

127 * فتح مکہ

129 * حاطب رضی اللہ عنہ کے واقعے سے ماخوذ سیرت عمر رضی اللہ عنہ کے چند گوشے

131 * غزوہ حنین

135 * غزوہ تبوک

136 ♦ رسول اللہ ﷺ سے کسب فیض کا والہانہ شوق اور اس کی اشاعت

137 * رسول اللہ ﷺ کا عمر رضی اللہ عنہ سے سائل کے بارے میں سوال

139 * نبی ﷺ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی یکساں رائے

140 * اتباع رسول ﷺ ہی پر اکتفا کا درس

141 * زندگی کے آغاز اور جنت و جہنم کا تذکرہ

141 * آباء و اجداد کی قسمیں کھانے کی ممانعت اور توکل علی اللہ کی ترغیب

142 * معذرت کا بہترین انداز

142 * استدلال عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ رسالت سے تصدیق

143 * صدقہ واپس لینے کا حکم؟

144 * صدقات و خیرات اور وقف املاک

145 * عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے تحائف

146 * بیٹے کی حوصلہ افزائی

- 147 * ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بشارت پہنچانے کی کوشش
- 148 * بدعت کی مخالفت
- 149 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خودداری
- 149 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا
- 149 * رسول اللہ ﷺ کی ذات سے برکت کے حصول پر یقین
- 150 * حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح
- 151 * ازواجِ مطہرات کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ.....
- 156 • فضائل و مناقب
- 156 * ایمان، علم اور دین
- 159 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا رعب اور شیطان کی مرعوبیت
- 161 * صاحبِ الہام
- 162 * زبانِ نبوت سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ”عبقریت“ کا اعزاز
- 164 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کے محل کی خوشخبری
- 166 * ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد محبوب ترین شخصیت
- 166 * زبانِ نبوت سے جنت کی بشارت
- 167 * رسول اللہ ﷺ کی علالت اور رحلت کے وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا کردار
- 172 * وفاتِ رسول کے دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا موقف
- 174 • سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ
- 174 * سقیفہ بنو ساعدہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا کردار
- 177 * مانعینِ زکاۃ سے جہاد اور لشکرِ اسامہ کے بارے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ.....
- 178 * معاذ رضی اللہ عنہ کی یمن سے واپسی پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے

- 180 * ابومسلم خولانی کے بارے میں بے خطا ذہانت
- 181 * ابان بن سعید کو بحرین کا گورنر بنانے کا عندیہ
- 181 * شہداء کی دیت کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ
- 182 * اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کے لیے زمین الاٹ کرنے.....
- 184 * قرآن کریم کی تدوین
- 185 * قرآن کریم کو یکجا کرنے کے نتائج

باب: 3

عہدِ خلافت

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تقرر، نظامِ خلافت، معاشرتی کردار اور نظامِ تعلیم

- 189 • سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تقرر
- 199 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے استحقاقِ خلافت پر نصوص شرعیہ سے اشارات
- 209 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع
- 213 • نظامِ خلافت
- 213 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ خلافت
- 216 * خطبے کے 14 نکات
- 223 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا شورائی نظام پر عمل
- 232 * عدل و مساوات
- 246 * آزادی
- 248 * مذہبی آزادی
- 253 * نقل مکانی کی آزادی
- 258 * امن کا حق، تحفظ اور ملکیت کی آزادی

- 381 * زکاۃ، حج اور روزے
- 383 ♦ تجارت اور بازاروں کی خبر گیری
- 387 * تجارت پیشہ افراد کے لیے حلال و حرام کی پہچان
- 389 * محنت اور کمائی کی ترغیب
- 391 * مسلمانوں کی سرکردہ شخصیات کو تجارت کی ترغیب
- 392 ♦ رات کے گشت کی صورت میں رعایا کی خبر گیری
- 393 * نومولودوں کے وظیفہ کا اجرا
- 394 * فوجیوں کی گھروں سے دور رہنے کی زیادہ سے زیادہ مدت
- 395 * مجاہدین کی عزتوں کی حفاظت
- 400 * کیا تم قیامت کے دن میرا بوجھ اٹھاؤ گے؟
- 402 * امیر المؤمنین! اپنے دوست کو بیٹے کی خوشخبری سنائیے!
- 404 * مخلوق کے سامنے اطاعت اور علیحدگی میں نافرمانی، ایسا ممکن نہیں!
- 405 ♦ جانوروں پر مہربانی
- 406 * اونٹ پر ظلم کرنے والے کی پٹائی
- 406 * کیا تمہیں خبر نہیں کہ ان جانوروں کا تم پر حق ہے؟
- 407 * زکاۃ کے اونٹوں کی خبر گیری
- 407 * جانور کو پسینہ آنے پر اظہارِ ملال
- 407 * بیمار اونٹ کی نسبت بھی مجھ سے سوال ہوگا
- 408 ♦ عہد فاروقی میں زلزلہ
- 410 • سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں علم و ادب اور اہل علم کی قدر و منزلت اور تعلیم و تعلم
- 410 □ علم کی اہمیت اور اس کی ترویج

- 413 ♦ حدیث قبول کرنے میں احتیاط
- 414 ♦ علمی مذاکرہ اور مسائل کی تحقیق
- 416 ♦ حصول علم پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال
- 417 ♦ مدینہ منورہ میں رعایا کی تعلیم و تربیت کی بابت کاوشیں
- 417 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے چند خطبے
- 420 * مؤاخذہ ظاہری صورتِ حال کے مطابق
- 420 * بسا اوقات بخیلی نفاق تک لے جاتی ہے
- 421 * کاش میں برابر سراب رہی سرخرو ہو جاؤں!
- 421 ♦ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دانائی بھرے اقوال
- 422 * راز چھپاؤ، بھلائی پاؤ
- 422 * شبہات والی جگہیں اور کام بدگمانی کو جنم دیتے ہیں
- 423 * گفتگو سے حتی الامکان اچھا مطلب اخذ کرنا
- 423 * کثرت سے قسمیں کھانا رسوائی کا باعث بن جاتا ہے
- 424 ♦ اپنے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرنے والے سے اللہ کی اطاعت.....
- 424 * کھرے لوگوں سے دوستانہ تعلقات
- 426 □ مدینہ طیبہ کو علم و فتویٰ کا گہوارہ بنانا
- 433 □ ابتدائی دور میں معرض وجود میں آنے والے مدارس اسلامیہ
- 434 ♦ مکی مدرسہ
- 439 ♦ مدنی مدرسہ
- 441 ♦ بصری مدرسہ
- 448 ♦ کوئی مدرسہ

- 552 ♦ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دورہ شام
- 555 ♦ طاعون زدہ علاقے میں جانے کی ممانعت

باب: 4

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں محکمہ مالیات کا قیام

- 559 • محکمہ مالیات
- 559 □ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں آمدنی کے ذرائع
- 562 ♦ زکاة
- 566 ♦ جزیہ
- 572 * عیسائیوں کے قبیلے بنو تغلب سے دوہرے جزیے کی وصولی
- 577 * جزیے کی شرائط اور وصولی کا وقت
- 578 ♦ خراج
- 585 * کیا خراجی زمینوں کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے.....
- 588 * سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کی بنیادیں
- 589 * خراجی فیصلے کی تنفیذ
- 593 * خراجی زمینیں تقسیم نہ کرنے کی حکمتیں
- 596 * فیصلے کے اہم فکری آثار
- 596 * جاگیرداری کا خاتمہ
- 597 * رومی اور ایرانی لشکروں کی روک تھام
- 597 * مفتوحہ علاقوں کے لوگوں کا اسلام قبول کرنا
- 597 * سرحدوں کی حفاظت کے لیے ذریعہ آمدنی

- 599 ♦ عشور (تجارتی ٹیکس)
- 603 ♦ مال فے اور غنیمت
- 605 □ بیت المال اور سرکاری امور کا ریکارڈ
- 606 □ دیوان
- 610 • سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تقسیم اموال کا طریقہ کار
- 613 ♦ ریاست کے اخراجات
- 613 ♦ زکاة کے مصارف
- 618 ♦ جزیہ، خراج اور ٹیکس کے مصارف
- 618 * خلیفہ کے اخراجات
- 618 * عمال کے وظائف
- 619 * فوج کے اخراجات
- 623 ♦ مال غنیمت کے مصارف
- 626 ♦ اقتصادی ترقی کے چند نمایاں پہلو
- 626 * اسلامی کرنسی کا اجرا
- 627 * اراضی کی الاٹمنٹ

سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتے توڑنے سے بھی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے تمہارا نگہبان ہے۔“⁽¹⁾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمہارے لیے تمہارے اعمال درست کر دے گا اور وہ تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو پس تحقیق وہ عظیم الشان کامیابی سے ہمکنار ہوا۔“⁽²⁾

میں اپنے مقدس خالق و مالک کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس کتاب کی تالیف کی توفیق مرحمت فرمائی۔ اس کتاب کا عنوان ”الفاروق عمر بن الخطاب، شخصیت، حیات اور دور خلافت“ ہے۔ میں اس سلسلے میں اُن مشائخ اور علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے خلفائے راشدین کی تاریخ مرتب کرنے کا مشورہ دیا۔ ایک معزز عالم دین نے خاص طور پر فرمایا: آج کے فرزند ان اسلام اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک کے درمیان بڑا فاصلہ پیدا ہو چکا ہے۔ مسلمان اپنی زندگی کی ترجیحات طے کرنے میں کج روی کا شکار ہو رہے ہیں، وہ خلفاء کی مثالی سیرت کو چھوڑ کر اپنے متعین کردہ پیش رو حضرات کے پیچھے چلنے کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ خلفائے راشدین کے مبارک دور میں ہمیں زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنمائی ملتی ہے۔ سیاسی، تربیتی، ابلاغی، اخلاقی، اقتصادی، فکری، جہادی اور فقہی امور کی بھرپور رہبری میسر آتی ہے یہاں تک کہ عہد حاضر

مقدمہ

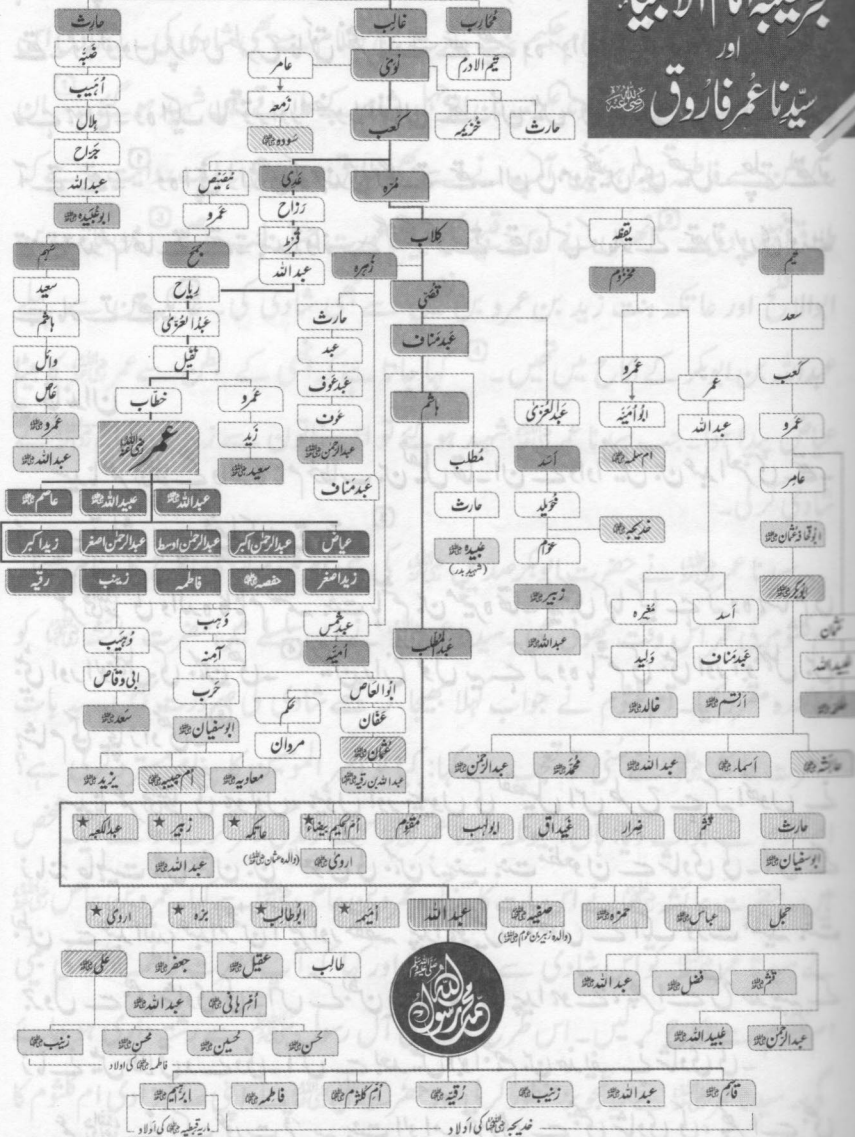
بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے۔ ہم اُسی کی مدح سرائی کرتے ہیں، اسی سے بخشش اور راہِ ہدایت کے طلب گار ہیں اور ہم اسی سے اپنے نفوس کی برائیوں اور برے اعمال سے محفوظ رہنے کی التجا کرتے ہیں۔ جسے اللہ جل جلالہ ہدایت نصیب فرما دے، اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رکھے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“⁽¹⁾

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝﴾

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس



ابتدائی حالات

نام، نسب، کنیت اور القاب

نام عمر اور نسب نامہ یہ ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی^① بن غالب القرشی العدوی ہے۔^② سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ نبی ﷺ کے ساتھ کعب بن لوی بن غالب پر پہنچ کر ایک ہو جاتا ہے۔^③ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص^④ اور لقب فاروق تھا۔^⑤ انھوں نے مکہ مکرمہ میں سب کے سامنے اسلام کا اعلان کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے کفر اور ایمان کے درمیان نمایاں فرق اور امتیاز پیدا کر دیا۔^⑥

ولادت اور شکل و شبہات

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔^⑦

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ انتہائی سرخ و سفید تھا۔ رخسار، ناک اور آنکھیں نہایت خوبصورت،

① الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 265/3، و محض الصواب لابن عبد الہادی: 131/1. ② محض الصواب لابن عبد الہادی: 131/1. ③ محض الصواب لابن عبد الہادی: 131/1. ④ صحیح التوثیق فی سیرۃ وحیۃ الفاروق عمر بن الخطاب، ص: 15. ⑤ صحیح التوثیق فی سیرۃ وحیۃ الفاروق عمر بن الخطاب، ص: 15. ⑥ صحیح التوثیق فی سیرۃ وحیۃ الفاروق عمر بن الخطاب، ص: 15. ⑦ تاریخ الخلفاء للسیوطی، ص: 133.

نمبر قریش سے مشہور ہر شخص کا نسب نامہ ہے جس کی بنا پر ہمارے دل سے مبارک ہو۔ نبی کریم ﷺ کی اولاد
قبائل کے بانی مزار سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد خاندانِ قریش کے اولاد
نبی کریم ﷺ کی قریشی اولاد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد (فاروقیت قریشی کی اولاد)

قبول اسلام اور ہجرت

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں سب سے پہلے ایمان کی کرن اس وقت پھوٹی جب ہجرت حبشہ کا موقع آیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ قریش کی چند عورتیں مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تیاری کر رہی ہیں۔ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دوسرے افراد کی اذیت رسانیوں سے بہت پریشان تھیں اور اپنے آبائی شہر سے بہت دور جا رہی تھیں۔ انھیں دیکھ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دل نرم پڑ گیا۔ انھیں ان عورتوں پر رحم آیا۔ انھیں ان کے ضمیر نے ملامت کی۔ اور ان عورتوں سے ایسی ہمدردانہ باتیں کیں کہ یہ خواتین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے سلوک کی ہرگز اُمید نہیں رکھتی تھیں۔^①

ام عبد اللہ بنت حنتمہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے ہجرت حبشہ کا ارادہ کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے۔ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بڑی تنگی، تکلیف اور ظلم برداشت کر چکی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا کوچ کرنے کا ارادہ ہے؟ اے ام عبد اللہ! میں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! ہم اللہ کی زمین میں نکل جائیں گی، یہاں تک کہ اللہ ہمارے لیے کشادگی کا سامان فراہم فرمادے۔ تم نے ہمیں تکلیف دی ہے، ہم پر ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ میری بات سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دعائیہ کلمات کہے کہ اللہ تمہارا نگہبان ہو۔ میں

نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس دن ایسی رقت آمیز حالت میں دیکھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ عامر بن ربیعہ کسی ضروری کام کے لیے کہیں گئے ہوئے تھے جب وہ واپس آئے تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ عامر نے کہا: شاید تیرا خیال ہے کہ عمر مسلمان ہو جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں، میرا یہی خیال ہے۔ اُس نے کہا: یہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوگا جب تک خطاب کا گدھا مسلمان نہ ہو جائے۔^①

اس واقعے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ میرا سینہ بلا وجہ ہی تنگ اور بند ہو چکا ہے۔ آخر وہ کون سی سختی، اذیت اور آزمائش ہے جسے ان لوگوں نے چپ چاپ برداشت نہ کیا ہو لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے نئے دین پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ آخر یہ کیسی زبردست خرق عادت قوت ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ باتیں سوچتے سوچتے غمگین ہو گئے اور ان کے دل میں بے قراری کی لہر دوڑ گئی۔^②

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس واقعے کے کچھ دن بعد ہی مسلمان ہو گئے۔ ان کے اسلام لانے میں بنیادی طور پر نبی ﷺ کی دُعا کا اثر تھا۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی تھی:

«اللَّهُمَّ! اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِأَبِي جَهْلٍ بَنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ»

”اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے محبوب ہے اُسے اسلام کی توفیق دے کر اسلام کو قوت عطا فرما۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب تھے۔^③ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے قبولِ اسلام کے اسباب فراہم فرما دیے۔

سیرت ابن ہشام: 216/1، وفضائل الصحابة للإمام أحمد: 1/341۔ اس روایت کی سند حسن ہے۔
 الفاروق عمر، ص: 9۔ ③ جامع الترمذی، حدیث: 3681۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے،
 صحیح سنن الترمذی، حدیث: 3681۔